سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 3 ایس سی آر

نشانت پوری
بنام
ریاست ہماچل پردیش اور دیگران

2 دسمبر 1998

[کے۔وینکٹا سوامی اور ایم۔جگن نادھا راو، جسٹسز]

طبی داخلہ- ہماچل پردیش یونیورسٹی۔کوائف نامہ-شق سوم- داخلے کی اہلیت- ہماچل پردیش میں واقع اسکولوں سے دو امتحانات پاس کرنے کی ضرورت- مرکزی حکومت کے حاضر سروس ملازمین کے بچوں کو استثنیٰ-اپیل کنندہ کی ماں ہماچل پردیش ریاستی حکومت کی ملازمہ- چندی گڑھ محکمہ تعلیم کے ساتھ کام کرنے کے لئے ڈیپوٹیشن پر بھیجی گئی اپنی درخواست پر- ایم بی بی کے لئے مشترکہ داخلہ امتحان کے لئے اپیل کنندہ کی درخواست ۔دفعہ سوم کے تحت عدالت عالیہ نے کہا کہ درخواست گزار کو استثنیٰ دستیاب نہیں ہے کیونکہ اس کی والدہ صرف مرکزی حکومت میں ڈیپوٹیشن پر کام کرنے والی ریاستی حکومت کی ملازمہ ہیں اور انہیں مرکزی حکومت کا ملازم نہیں مانا جاسکتا ہے- سپریم کورٹ میں اپیل کو ترجیح دی گئی ہے-شق (iii) کے پیچھے مقصد یہ ہے کہ حقیقی ہماچل طلباء کو دوسروں پر ترجیح دی جانی چاہئے-مقصد ان طلباء کی حفاظت کرنا ہے جن کے والدین تھے ۔ہماچل پردیش سے ملازمت کی مجبوریوں کی وجہ سے ریاست سے باہر جانے کے پابند ہیں، جس کی وجہ سے بچے بھی ریاست سے باہر چلے گئے-اپیل کنندہ کی ماں اپنی مرضی سے ڈیپوٹیشن پر گئی تھی اور مجبوری یا سروس کی ضرورت کی وجہ سے نہیں ۔یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ مرکزی حکومت کی ملازم ہے جیسا کہ اہلیت کی شق (3) میں غور کیا گیا ہے- عدالت عالیہ نے اس کی عرضی درخواست کو خارج کرنے کا حق حاصل کیا تھا۔ اپیل کنندہ۔

میناکشی ملک بنام یونیورسٹی آف دہلی اور دیگران[1989] 3ایس سی سی 112،ممتاز ۔

آنند مدن بنام ریاست ہریانہ اور دیگران[1995] 2ایس سی سی 135 پر انحصار کیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کادائرہ اختیار۔ 1998 کی دیوانی اپیل نمبر 6037۔

1997 کے سی ڈبلیو پی نمبر 305 میں ہماچل پردیش عدالت عالیہ کے 4.9.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے جے ڈی جین، ایم آر ویگ اور بلبیر سنگھ گپتا شامل ہیں۔

نمبر 3 میں مدعا علیہ کی طرف سے اے وی پلی، اتل شرما اور محترمہ ریکھا پلی۔

نمبر 4 میں جواب دہندہ کے لئے ہمیندر لال۔

مدعا علیہ نمبر 1 کے لئے نریش کے شرما۔

عدالت کا درج ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت دے دی گئی۔

فریقین کے وکلاء کو سنا گیا۔

اس اپیل میں غور و خوض کے لئے جو چھوٹا سا سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا مرکزی حکومت کے کسی محکمے کو ڈیپوٹیشن (صحت کی بنیاد پر ریاستی حکومت کے ملازم کی درخواست پر) پر قرض دینے والے ریاستی حکومت کے ملازم کو ہماچل پردیش یونیورسٹی کی طرف سے ایم بی بی ایس/ بی ڈی ایس/ بی اے ایم ایس کورسز میں داخلے کے لئے مشترکہ کوائف نامہ میں فراہم کردہ اہلیت کی شق کے معنی کے اندر 'مرکزی حکومت کا حاضر سروس ملازم سمجھا جا سکتا ہے۔

کوائف نامہ میں متعلقہ شقیں درج ذیل ہیں:

"ہماچل پردیش کے حقیقی باشندوں کی تعریف"

ایک حقیقی ہماچل وہ شخص ہے جس کا ہماچل پردیش میں مستقل گھر ہے اور اس میں وہ شخص شامل ہے جو ہماچل پردیش میں کم از کم 15 سال سے رہ رہا ہے یا ایک ایسا شخص جس کا ہماچل پردیش میں مستقل گھر ہے لیکن اپنے پیشہ کی وجہ سے وہ ہماچل پردیش سے باہر رہ رہا ہے۔

اہلیت–"

(i) وہ امیدوار جنہیں اندرا گاندھی طبی کالج میں داخلے کے لئے مقابلہ کرنا ہے۔شملہ (ایم بی بی ایس)، ڈاکٹر راجندر پرساد گورنمنٹ طبی کالج کانگڑا، ہماچل پردیش گورنمنٹ ڈینٹل کالج اینڈ ہاسپٹل شملہ (بی ڈی ایس)۔ یا ہماچل پردیش میں واقع مختلف پرائیویٹ ڈینٹل کالجوں اور طبی کالجوں اور راجیو گاندھی گورنمنٹ آیورویدک کالج، پپرولا میں دستیاب مفت نشستوں کو آئی سی ایس ای/سی بی ایس ای اور ایچ پی بورڈ آف اسکول ایجوکیشن یا ہندوستان میں قانون کے ذریعہ قائم کردہ مساوی بورڈوں/ یونیورسٹیوں سے مندرجہ ذیل میں سے کم از کم دو امتحانات پاس کرنے چاہئیں۔

(الف) درمیانی یا مساوی۔

(ب) دسویں یا اس کے مساوی۔

(ج) بارہویں یا اس کے مساوی۔

(ii) ہماچل پردیش میں واقع نوودیا اسکولوں میں داخلہ لینے والے اور ملک کے دیگر نوودیا اسکولوں سے ایکسچینج پروگرام کے تحت دسویں یا بارہویں کا امتحان پاس کرنے والے حقیقی ہماچلی طلباء بھی مذکورہ بالا کورسز میں داخلے کے اہل ہوں گے۔

(iii) دفاعی اہلکاروں/ مرکزی حکومت کے خدمات انجام دینے والے ملازمین کے بچے جو حقیقی ہماچل ہیں انہیں بھی ریاست ہماچل پردیش سے دو کلاسیں پاس کرنے کی شرط سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے، کیس کے متعلقہ حقائق درج ذیل ہیں.

درخواست گزار نے سال 1997 - 98 کے ایم بی بی ایس کورس میں داخلے کے لئے مشترکہ داخلہ امتحان کے لئے اپنی درخواست جمع کرائی۔ تیسرے مدعاعلیہ نے اپیل کنندہ کی درخواست پر غور کرنے کے بعد اسے بتایا کہ وہ درخواست جمع کرانے کا اہل نہیں ہے کیونکہ اس نے ہماچل پردیش میں واقع اسکول سے اہلیت کی شق میں درج تین میں سے دو امتحان پاس نہیں کیے ہیں۔ دراصل، ہماچل پردیش ریاستی حکومت کی ملازمہ، درخواست گزار کی ماں نے انہیں صحت کی بنیاد پر چنڈی گڑھ مرکز کے زیر انتظام علاقے میں ڈیپوٹیشن پر بھیجنے کی درخواست کی تھی۔ اس کے مطابق، انہیں 21.12.1988 سے چنڈی گڑھ محکمہ تعلیم میں ڈیپوٹیشن پر بھیجا گیا تھا۔ اپنی والدہ کے ساتھ درخواست گزار بھی چنڈی گڑھ چلے گئے اور 1988 سے وہیں اپنی تعلیم جاری رکھی۔ لہذا، وہ اہلیت کی ضرورت کو پورا نہیں کر سکا جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے. حالانکہ درخواست گزار نے ابتدائی طور پر اس زمرے کے تحت استثنیٰ کا دعویٰ کیا تھا کہ وہ ایک دفاعی اہلکار کا بیٹا ہے، لیکن اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی پیروی نہیں کی گئی کہ اس کے والد حقیقی ہماچلی نہیں تھے۔ درخواست گزار کا متبادل دعویٰ یہ تھا کہ اس کی والدہ ہماچل پردیش ریاستی حکومت کی ملازمہ ہیں اور انہیں چنڈی گڑھ محکمہ تعلیم میں کام کرنے کے لئے ڈیپوٹیشن پر بھیجا گیا ہے، اس لئے ان کے ساتھ " مرکزی حکومت کی خدمت کرنے والی ملازمہ" کے طور پر سلوک کیا جانا چاہئے۔ اس صورت میں اہلیت کی شق کی شق (3) کے تحت دی جانے والی استثنیٰ ان کے بچاؤ میں آئے گی۔ جواب دہندگان نے اسے قبول نہیں کیا۔ حالانکہ میرٹ کی بنیاد پر وہ داخلہ حاصل کرنے کے حقدار تھے، لیکن داخلہ کے لئے اہلیت نہ ہونے کی وجہ سے انہیں داخلہ دینے سے انکار کر دیا گیا تھا۔

ایم بی بی ایس کورس، 1997 کے پہلے سال میں داخلہ دینے سے انکار سے ناراض، درخواست گزار نے مناسب عرضی کے لئے عدالت عالیہ کا رخ کیا تا کہ وہ پہلے سال کے ایم بی بی ایس کورس کو آگے بڑھا سکے۔

عدالت عالیہ کی ایک ڈویژن بینچ نے اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کی گئی اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ اپیل کنندہ کی ماں مرکزی حکومت کے حاضر سروس ملازم کے زمرے میں آتی ہے جیسا کہ اہلیت کی شق (3) میں غور کیا گیا ہے۔ عدالت عالیہ نے کہا کہ'وہ صرف ریاستی حکومت کی ملازمہ ہیں جو مرکزی حکومت کے ساتھ ڈیپوٹیشن پر کام کر رہی ہیں اور انہیں مرکزی حکومت کا ملازم نہیں مانا جاسکتا ہے۔ اس کے مطابق عدالت عالیہ نے عرضی درخواست خارج کر دی۔

عدالت عالیہ کے حکم سے ناراض ہو کر خصوصی اجازت کے ذریعے موجودہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل نے میناکشی ملک بنام دہلی یونیورسٹی اور دیگر [1989] 3ایس سی سی 112، کیس میں اس عدالت کے فیصلے پر بہت زیادہ بھروسہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ فیصلے میں اس عدالت کے ذریعہ طے کردہ تناسب کی روشنی میں، اپیل کنندہ کی والدہ کو اہلیت کی شق (3) کی شق (3) کی ضرورت کو پورا کرنے والی مرکزی حکومت کی حاضر سروس ملازم سمجھا جانا چاہئے۔

دوسری طرف ریاست ہماچل پردیش، ہماچل پردیش یونیورسٹی اور پرائیویٹ فورتھ مدعاعلیہ کی طرف سے پیش ہوئے وکیل نے دلیل دی کہ کوائف نامہ کی اسکیم اور اہلیت کی شق کے ارادے کو دیکھتے ہوئے اپیل کنندہ کا یہ دعویٰ قبول نہیں کیا جاسکتا کہ وہ مرکزی حکومت کے ایک حاضر سروس ملازم کا بیٹا ہے جو حقیقی ہماچلی ہے۔ فاضل وکیل نے یہ بھی کہا کہ میناکشی ملک کیس (سپرا) کا فیصلہ اس کیس کے حقائق تک محدود ہونا چاہئے اور اس میں طے شدہ اصول کو کیس کے حقائق سے قطع نظر تمام معاملوں میں استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔

ہم نے فریقین کی درخواستوں پر غور کیا ہے۔ سب سے پہلے ہم نے کوائف نامہ میں متعلقہ شقیں طے کی ہیں۔ اہلیت سے متعلق شق کے پیچھے مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی ہماچل طلباء کو دوسروں پر ترجیح دی جانی چاہئے۔ مندرجہ بالا مقصد کے حصول میں ان طلباء کے تحفظ کا خیال رکھا گیا ہے جن کے والدین خدمات کی ہنگامی صورتحال کی وجہ سے ریاست ہماچل سے باہر جانے کے پابند تھے، جس کی وجہ سے بچے بھی ریاست سے باہر چلے گئے تھے۔ اس معاملے میں، یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ اپیل کنندہ کی ماں حالانکہ ریاستی حکومت کی ملازمہ تھی، مرکزی حکومت کے ملازم کے طور پر کام کرنے کے لئے صحت کی بنیاد پر اپنی درخواست پر ڈیپوٹیشن پر گئی تھی۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ انہیں تقریبا 10 سال سے ڈیپوٹیشن پر رہنے کی منظوری دی گئی ہے

اور وہ اب بھی ریاستی حکومت کے ساتھ اپنی وابستگی برقرار رکھے ہوئے ہیں، کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ مرکزی حکومت کی ملازم ہیں جیسا کہ اہلیت کی شق (3) میں غور کیا گیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس طرح کی تشریح کوائف نامہ میں فراہم کردہ اہلیت کی شق کی روح کے خلاف ہوگی۔

میناکشی ملک کیس (سپرا) پر انحصار کرنے سے اپیل کنندہ کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا، جیسا کہ اس عدالت نے اننت مدان بنام ریاست ہریانہ اور دیگران [1995] 2 ایس سی سی 135 کیس میں کیا ہے۔ میناکشی ملک کیس میں فرق کرتے ہوئے درج ذیل ہے:

''11۔ درخواست گزاروں نے ہماری توجہ میناکشی ملک بنام دہلی یونیورسٹی کیس میں اس عدالت کے فیصلے کی طرف مبذول کرائی۔ جہاں امیدوار کے والد سرکاری ملازمت میں تھے۔ انہیں ہندوستان سے باہر حکومت کی طرف سے تعینات کیا گیا تھا۔ چونکہ والدین کو ہندوستان سے باہر جانے پر مجبور کیا گیا تھا، لہذا بچوں کو بھی اپنے والدین کے ساتھ جانا ضروری تھا۔ اس عدالت نے اسے ایک مشکل کیس سمجھا۔ اس میں کہا گیا تھا کہ امیدوار کو دہلی کے کسی اسکول میں آخری دو سال کی تعلیم حاصل کرنے کی اہلیت کی شرط میں نرمی کی جانی چاہئے کیونکہ امیدوار کو حکومت کی طرف سے اپنے والدین کو ایسے غیر ملکی ملک میں تعینات کرنے کی وجہ سے ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ عدالت نے کہا کہ اس طرح کے طالب علم کے لئے اس معاملے میں کوئی حقیقی انتخاب نہیں ہے اور اس لئے اس شرط میں نرمی کی جانی چاہئے کہ دہلی میں آخری دو سال کی تعلیم حاصل کی جانی چاہئے۔

12۔ ہمارے سامنے موجود اپیل کنندگان میں سے کوئی بھی مذکورہ کیس میں اپیل کنندہ کی طرح کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ دراصل اننت مدن، بھرت بی دعا اور شالینی جین کے والدین ہریانہ میں ہیں۔ نندیتا کالرا کے معاملے میں والدین نے رضاکارانہ طور پر ریاست ہریانہ سے باہر ملازمت اختیار کی ہے۔ وہ میناکشی ملک کے والدین جیسی حالت میں نہیں ہیں۔ لہٰذا میناکشی ملک کے معاملے میں اس عدالت نے جو چھوٹ دی تھی وہ ہمارے سامنے کسی بھی اپیل گزار کو نہیں دی جا سکتی۔

(زور دیا گیا ہے)

ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ اپیل گزار کی ماں اپنی مرضی سے ڈیپوٹیشن پر گئی تھی نہ کہ مجبوری یا سروس کی مجبوری کی وجہ سے۔

لہٰذا امیناکشی ملک کیس (سپرا) پر اپیل گزار کے سینئر وکیل کی جانب سے دیے گئے انحصار کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔عدالت عالیہ نے بھی اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ دلیل کو مسترد کرتے ہوئے یہی نقطہ نظر اپنایا۔

ان حالات میں ہمیں اس اپیل میں کوئی میرٹ نظر نہیں آتا اور عدالت عالیہ نے اپیل کنندگان کی عرضی درخواست خارج کرنے کا درست فیصلہ کیا۔ بنا اخرات کے۔

ٹی این اے

اپیل خارج کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this
document